(S_1997_4_1_6)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

بال کرشنا رام چندر اکدم
بنام
سنگیتا بال کرشنا کدم

4 ستمبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند اور کے۔وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان]

ہندو میرج ایکٹ، 1955

دفعہ 27-شوہر اور بیوی کی مشترکہ جائیداد جو شادی کے وقت ان کے سامنے پیش کی گئی-تصرف-عدالت کا دائرہ اختیار-منعقدہ، ازدواجی عدالت ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی کی کوشش کر رہی ہے اس کا دائرہ اختیار ہے کہ وہ حکم نامے میں ایسی دفعات کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور مذکورہ جائیداد کے حوالے سے مناسب-چونکہ فیملی کورٹ بیوی کے دعوے اور اس کے دعوے کی درستگی میں نہیں گئی ہے، اس لیے یہ معاملہ اسے صرف قانون کے مطابق دفعہ 27 کے تحت بیوی کے دعوے کا فیصلہ کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ خاندانی عدالت کی طرف سے پہلے سے منظور شدہ حکم نامے کا حصہ سمجھا جائے گا۔

الفاظ اور جملے:

ہندو میرج ایکٹ کے دفعہ 27 میں" شادی کے وقت یا اس کے بارے میں" اظہار-کا مطلب۔

دفعہ اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 126 آف 1993۔

1991 کے ایل پی اے نمبر 74 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 30.4.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے۔ایس۔بھسمے اور منوج کے۔مشرا۔

مدعاعلیہ کے لئے مسز، جے۔ایس۔واڈ۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کے 30.4.1992 کے ظاہری درخواست اپیل نمبر 74 آف 1991 کے فیصلے پر سوالیہ نشان لگاتی ہے۔اس اپیل میں تنازعہ محدود ہے اور مدعاعلیہ بیوی کی جانب سے ہندو میرج ایکٹ (اس کے بعد ایکٹ) کی دفعہ 27 کے تحت بیوی کے پاس موجود جائیداد کے بارے میں حکم دینے کی درخواست کے گرد گھومتا ہے۔جہاں تک فریقین کے درمیان دیگر ازدواجی تنازعات کا تعلق ہے، وہ حل ہو چکے ہیں اور اس اپیل میں ہمارے سامنے کسی مسئلے کا موضوع نہیں ہیں۔

جس پس منظر میں ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت راحت دینے سے متعلق تنازعہ پیدا ہوا، اس مرحلے پر نوٹس کی ضرورت ہے۔

فریقین کے درمیان ازدواجی کارروائی چل رہی تھی۔مدعاعلیہ کی بیوی نے بمبئی کی شہری ذیلی عدالت میں عدالتی علیحدگی کے حکم نامے کے ساتھ ساتھ گزارہ کی رقم کی فراہمی کے لئے کارروائی شروع کی تھی۔انہوں نے اپنے زیورات اور دیگر جائیداد کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت راحت کا بھی دعوی کیا۔ درخواست گزار شوہر نے ظلم کی بنیاد پر طلاق کا حکم دینے کے لئے درخواست دائر کی تھی۔ان دونوں کارروائیوں کو 21 اپریل 1987 کے ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔درخواست گزار کی جانب سے طلاق کے حکم نامے کی درخواست مسترد کر دی گئی جبکہ مدعاعلیہ کی عدالتی علیحدگی کی درخواست منظور کر لی گئی۔حکم نامے کی تاریخ سے مدعاعلیہ بیوی کو اس وقت تک گزارہ کی ادائیگی بھی کی گئی تھی جب تک کہ فریقین کے بچے' اکثریت کی عمر

حاصل نہیں کر لیتے۔مدعا علیہ نے پہلی اپیل دائر کی اور عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے اپیل کو جزوی طور پر منظور کیا اور اپیل کنندہ شوہر کو ہدایت کی کہ وہ درخواست پیش کرنے کی تاریخ سے گزارہ کی ادائیگی کریں نہ کہ صرف حکم نامے کی تاریخ سے۔درخواست گزار نے مدعا علیہ کی جانب سے حاصل کردہ عدالتی علیحدگی کے حکم نامے کی بنیاد پر بعد میں طلاق کے حکم نامے کے ذریعے شادی کو تحلیل کرنے کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا کہ عدالتی علیحدگی کے حکم کے بعد فریقین کے درمیان بقائے باہمی بحال نہیں ہوئی تھی، اس کے مطابق 27.2.1991 کو ازدواجی عدالت نے درخواست گزار کو طلاق کا حکم دیا تھا۔تاہم ازدواجی عدالت نے مدعا علیہ بیوی کی جانب سے ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت راحت کی درخواست مسترد کر دی۔مدعا علیہ نے دو اپیلوں کو ترجیح دی جنہیں ڈویژن بنچ نے 30.4.1992 کے مشترکہ فیصلے کے ذریعہ نمٹا دیا۔اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے ڈویژن بنچ نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ رائے دی کہ ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت عدالت کو جائیداد کے بارے میں حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے، جیسا کہ سیکشن میں ہی ذکر کیا گیا ہے اور فاضل واحد جج اور ٹرائل کورٹ سے اختلاف کرتے ہوئے ڈویژن بنچ نے کہا کہ مدعا علیہ اور بیوی دعوی کی گئی جائیداد کے سلسلے میں ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت حکم دینے کی حقدار ہیں۔نمائش 'اے' میں اس کی طرف سے اور اس کے مطابق حکم دیا۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

ٹرائل کورٹ نے ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت راحت کے سوال پر سماعت کرتے ہوئے کہا:

> انہوں نے کہا! میری رائے میں ازدواجی مقاصد کی کوشش کرنے والی عدالت کے پاس فریقین کے جائیداد کے حقوق سے نمٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔لہذا میں نے زیورات کے معاملے کا تعین کرنے سے انکار کر دیا ہے جس میں فریقین کو مقدمہ کا حق دیا گیا ہے۔

فاضل واحد جج نے کیس کے اس پہلو سے نمٹتے ہوئے کہا:

لہٰذا میرے خیال میں یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ بیوی نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ زیورات اور جائیداد، جس کا اس نے نمائش 'اے' کے تحت دعویٰ کیا ہے، اسے شادی کے کسی بھی وقت یا یہ ظاہر کرنے کے لیے پیش کیا گیا تھا کہ یہ شوہر اور بیوی دونوں کی مشترکہ ملکیت بن گئی ہے۔ اسی طرح میرے خیال میں شوہر کے داخلے میں شامل سنہری زیورات کی شناخت یا باہمی تعلق قائم کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور جس کا دعویٰ بیوی نے کیا تھا اور شوہر کے نام نہاد اعتراف سے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ وہ کسی جائیداد کی واپسی کا دعویٰ کرنے کی حقدار ہے۔

اس کے بعد فاضل واحد جج نے کہا:

" میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور میرے خیال میں یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ بیوی کی طرف سے دعوی کی گئی جائیداد شادی کے وقت یا اس کے آس پاس پیش کی گئی تھی اور/ یا شوہر اور بیوی کی مشترکہ ملکیت تھی۔

ڈویژن بنچ نے معاملے کے اس پہلو پر سماعت کرتے ہوئے کہا:

" جہاں تک ماہر واحد جج کے ذریعہ ریکارڈ کردہ دوسرے سرے کے اختتام کے حوالے سے، موجودہ اپیل کو اجازت دینی ہوگی اور اس کے مطابق کامیاب ہوگی۔ ہم نے ماہر واحد جج کے حکم کو ایک طرف رکھ دیا جس کے تحت انہوں نے کہا ہے کہ ازدواجی عدالت کو جائیداد کی باقی اشیاء کے سلسلے میں حکم جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ اس فیصلے میں ہماری طرف سے درج کردہ وجہ سے، کاغذی کتاب کے صفحہ 376 پر نمائش 'اے' کے لحاظ سے اپیل کنندہ بیوی کے حق میں حکم نامہ ہوگا۔ دفتر اس کے مطابق ان شرائط میں ایک حکم نامہ جاری کرے گا۔

ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 اس طرح ہے:

اس ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں عدالت شادی کے وقت یا اس کے آس پاس پیش کی گئی کسی بھی جائیداد کے بارے میں جو شوہر اور بیوی دونوں کی مشترکہ ملکیت ہو سکتی ہے، کے حوالے سے حکم نامے میں ایسی شق رکھ سکتی ہے جو اسے منصفانہ اور مناسب لگے۔

اس دفعہ کو سادہ طور پر پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ہندو میریج ایکٹ 1955 کے تحت کسی بھی کارروائی کی کوشش کرنے والی ازدواجی عدالت کو حکم نامے میں ایسی شق کرنے کا اختیار حاصل ہے جو وہ "شادی کے وقت یا اس کے آس پاس" پیش کی گئی کسی بھی جائیداد کے بارے میں منصفانہ اور مناسب سمجھتی ہے جو شوہر اور بیوی دونوں کی مشترکہ ملکیت ہو سکتی ہے۔ یہ دفعہ بیوی کو ایک متبادل مداوا فراہم کرتی ہے تاکہ وہ اس جائیداد کو بازیافت کر سکے جو اس دفعہ کے تحت آتی ہے، اسے ازدواجی کارروائی میں فرمان میں شامل کر کے، علیحدہ دیوانی مقدمہ دائر کرنے کا سہارا لئے بغیر اور مزید قانونی چارہ جوئی سے بچنے کے لئے۔ اس معاملے میں ہم نے پایا کہ بیوی نے زیورات کی کچھ اشیاء پر دعویٰ کیا تھا اور اپنے بیان میں اس نے زیورات کے ان سامانوں کا ذکر کیا تھا جو اسے "شادی کے وقت یا اس کے آس پاس" ملے تھے اور خاص طور پر ان زیورات کا ذکر کیا تھا جو شادی کے وقت اس کے والد نے اسے دیئے تھے۔

اپنے بیان کے دوران مدعاعلیہ کی بیوی نے کہا تھا:

''میری شادی کے وقت میرے والد نے مجھے سونے کا ایک ہار پیش کیا تھا جس کا وزن چار تولے تھا، ایک پورمل کا وزن ساڑھے چار تولہ تھا، ایک سونے کی زنجیر جس کا وزن ڈیڑھ تولہ تھا، دو سونے کی انگلیوں کی انگوٹھیاں، ایک سونے کی ناک کی انگوٹھی، ایک جوڑا بالیاں، ایک بگڈی، پانچ تولے وزنی دو پتلیاں۔

اپنے بیان میں انہوں نے زیورات کی دیگر اشیاء اور شادی کے وقت یا اس کے آس پاس فریقین کو دی گئی جائیداد کا بھی ذکر کیا تھا۔ درخواست گزار نے مدعاعلیہ کے دعوے سے اختلاف کیا تھا اور اس بات سے انکار کیا تھا کہ اس کے زیورات اس کے پاس تھے۔ ان کے مطابق تمام زیورات مدعاعلیہ بیوی نے جوائنٹ لاکر سے چھین لیے تھے۔ درخواست گزار کے وکیل جناب بھسمے نے کہا کہ ڈویژن بنچ مدعاعلیہ کو نمائش 'اے' میں

بیوی کی طرف سے ذکر کردہ زیورات کی تمام اشیاء کی بازیابی کا حق دار نہیں ٹھہرا سکتی تھی، کیونکہ زیورات کے بارے میں ان کے دعوے کی حمایت میں کوئی ثبوت نہیں تھا۔ دوسری جانب مسز واڈ نے دلیل دی کہ بیوی سے جرح کے دوران بیوی کے دعوے کی صداقت پر سنجیدگی سے اختلاف نہیں کیا گیا تھا لہذا ڈویژن بنچ نے ان کے دعوے کو درست مان لیا۔

ہماری رائے میں عدالتوں نے اس سوال کو صحیح تناظر میں نہیں دیکھا ہے۔ ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہ بیوی کے دعوے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ عدالت کے پاس فریقین کے جائیداد کے حقوق سے نمٹنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور فریقین کو اپنے متعلقہ دعووں کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے میں ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کی دفعات کو واضح طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے، جس کے تحت شادی کے وقت یا اس کے بارے میں پیش کی گئی جائیداد کے بارے میں، شادی کے وقت یا اس کے بارے میں، جو شوہر اور بیوی کی مشترکہ ملکیت ہو سکتی ہے، ازدواجی وجوہات کی بنیاد پر حکم جاری کرتے وقت عدالت کو حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ فاضل سنگل جج نے ٹرائل کورٹ کے اس موقف سے اتفاق کرتے ہوئے بھی مکمل غلطی کی کہ ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ بیوی کی جانب سے دعویٰ کردہ جائیداد اس کی شادی کے وقت پیش کی گئی تھی۔ فاضل سنگل جج اس سلسلے میں مدعا علیہ کے بیان کا نوٹس لینے میں ناکام رہے۔ اس کے علاوہ، جائیداد، جیسا کہ دفعہ 27 میں غور کیا گیا ہے، وہ جائیداد نہیں ہے جو صرف شادی کے وقت بیوی کو دی جاتی ہے. اس میں شادی سے پہلے یا بعد میں فریقین کو دی جانے والی جائیداد بھی شامل ہے، بشرطیکہ اس کا تعلق شادی سے ہو۔ "شادی کے وقت یا اس کے بارے میں" کی اصطلاح کو مناسب طور پر اس طرح کی جائیداد کو شامل کرنے کے لئے سمجھا جانا چاہئے جو شادی کے وقت دی جاتی ہے اور ساتھ ہی فریقین کو شادی سے پہلے یا بعد میں دی گئی جائیداد کو ان کی "مشترکہ ملکیت" بننے کے لئے دیا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس جائیداد کا شادی سے تعلق ہے. اس طرح کی تمام جائیداد ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت آتی ہے۔

عدالت عالیہ نے نمائش 'اے' کے تحت مدعا علیہ بیوی کے حق میں ایک حکم نامہ تیار کرنے کی ہدایت دینے میں مکمل غلطی کی، گویا مدعا علیہ بیوی نے ثبوتوں کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ اس میں مذکور زیورات اسے شادی کے وقت یا اس کے وقت دیئے گئے تھے جو مشترکہ طور پر شوہر اور بیوی کے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ

ڈویژن بنچ کا یہ کہنا درست تھا کہ ازدواجی کارروائی میں حکم نامے کے ایک حصے سے متعلق ازدواجی کارروائی سے نمٹتے ہوئے ٹرائل کورٹ ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت حکم دے سکتی ہے، لیکن جائیداد کے بارے میں کوئی حکم اس وقت تک جاری نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو کہ جائیداد ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت آتی ہے۔ ہماری رائے میں ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت راحت دینے سے متعلق معاملے کی کوئی مناسب سماعت نہیں ہوئی ہے، جیسا کہ مدعا علیہ بیوی نے دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا ہم ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت مدعا علیہ بیوی کی جانب سے دی گئی راحت سے متعلق تمام عدالتوں کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے اور اس معاملے کو فیملی کورٹ کو بھیجنے پر مجبور ہیں تا کہ اس معاملے پر قانون کے مطابق فیصلہ کیا جاسکے۔ فریقین کو فیملی کورٹ کے سامنے اپنے متعلقہ مقدمات کو ثابت کرنے کے لئے ضروری ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد فیملی کورٹ اس کے مطابق ایک فرمان تیار کرے گی۔ ہم اس بات سے آگاہ ہیں کہ طلاق کا حکم نامہ پہلے ہی پاس ہو چکا ہے اور اب اس کے حوالے سے کوئی حکم نامہ جاری کیا جانا ہے۔ ہندو میرج ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت جائیداد ایک علیحدہ فرمان ہوگا، لیکن، معاملے کے حقائق اور حالات میں، جب ایسا حکم دیا جاتا ہے، تو اسے فیملی کورٹ کی طرف سے پہلے سے دیئے گئے طلاق کے فرمان کا حصہ سمجھا جائے گا جو حتمی بن گیا ہے۔ یہ کہنے کے علاوہ کہ ایکٹ کی دفعہ 27 اس معاملے میں حقائق کی طرف راغب ہے، ہم بیوی کے ذریعہ پیش کردہ اور شوہر کے ذریعہ متنازعہ دعوے کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ مدعا علیہ کے دعوے کا فیصلہ فیملی کورٹ آزادانہ طور پر کرے گی، جو یہاں ہمارے ذریعہ کئے گئے مشاہدات سے متاثر نہیں ہوگی۔

اپیل اس حد تک کامیاب ہوتی ہے جس حد تک اوپر درج کیا گیا ہے۔ فیملی کورٹ کے فاضل پریزائیڈنگ جج۔ باندرہ، بمبئی یا تو اس معاملے کا فیصلہ خود کر سکتا ہے یا ہمارے مشاہدات کی روشنی میں قانون کے مطابق اس کو نمٹانے کے لئے اپنے ماتحت مجاز دائرہ اختیار کی کسی دوسری عدالت کو تفویض کر سکتا ہے۔ ہم فیملی کورٹ کے فاضل پریزائیڈنگ جج سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے پر تیزی سے فیصلہ کریں۔ تاہم، جہاں تک اس اپیل کا تعلق ہے، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

آر پی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document